© rasailojaraid.com

و تائید گذشتہ پرچہ ہا رسالہ اشاعۃ السنہ مین بخوبی ہو چکی ہے۔ دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۳ و ۴ جلد ۳ جن مین ہم بیان کر چکے ہین کہ جن حالات مخلوقات کو یہہ لوگ قانونِ قدرت کہہ رہے ہین وہ ہنوز مشخص و مقرر ہی نہین انکا قانون ہونا کہان۔ اور نمبر ۹ جلد ۳ جسمین ہم یہہ بیان کر آئے ہین کہ جو حالات مخلوقات یہہ سمجہہ رہے ہین وہ واقعی حالات نہین ہین انکے خیالی حالات ہین۔ اور نمبر ۶ جلد ۳ جس مین یہہ بیان ہے کہ وہ حالات واقعی بھی ہون تو ان سے مذہب نہین نکالا جا سکتا۔

اور نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۴ جنمین حالات مخلوقات کے ایک حالت پر نہ رہنے کا بیان ہے اور نمبر ۸ جلد ۴ (جسپر غلطی سے جلد ۵ لکہا گیا ہے) جسمین یہہ بیان ہے کہ اول تو یہہ حالات موجودات قانون ہونے کے لائق نہین۔ اور اگر انکو اس لائق فرض بھی کیا جاوے تو اس سے ثبوت مذہب جسکا بہت تعلق حالات اُخروی سے ہے۔ ممکن نہین۔

ان پرچون کو جن صاحبون نے نہین دیکہا اُنہون نے نیچری مذہب کے مباحث سے کچہہ لُطف و حظ نہین پایا۔ یہہ پرچے (سوائے نمبر ۳ و ۴ جلد ۳ کے جو کامل مجلد سے علیحدہ نہین مل سکتے) فی پرچہ ۴ ہر کو (جسمین محصول ڈاک بھی ہے) مل سکتے ہین۔ جو ان مباحث کے شائق ہین جلد منگا وین ورنہ فروخت ہو جائینگے پہر لوگ پچھتائینگے۔

نیچری ریفارمر

ریمارک آنریبل سید احمد خان بہادر سی ایس آئی کو انکے کسی دوست نے نصیحت کی تہی کہ آپ اپنی قوم کی رفاہ و فلاح دُنیاوی چاہتے ہین تو مذہبی مسایل مین کیون بے جا دخل دیتے ہین اپنی بحث و تقریرات کو صرف دُنیاوی اُمور مین کیون منحصر نہین کرتے۔

اسکے جواب مین خانصاحب موصوف نے تہذیب الاخلاق ماہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جمادی الاولی ۱۳۱۰ھ مین ایک مضمون بعنوان (مسلمان ریفارمر) لکہا اور اسمین بزعم خود یہہ ثابت کیا کہ جب تک موجودہ مسائل مذہب اسلام کی بیخ کنی نہ کیجاوے مسلمانون کی دنیاوی ترقی ممکن و متصور نہین -

اسکے جواب مین ہمارے پرانے دوست مولوی سید الفت حسین صاحب مدرس ٹریننگ کالج لاہور نے ایک تحریر کی ہے جو جولائی ۱۸۹۳ء سے ہمارے پاس پہنچی ہوئی ہے اور وہ عدم گنجایش کے سبب درج رسالہ نہین ہوسکی - اب اسکو ہم درج رسالہ کرتے ہین اور مولوی صاحب سے اس التوا کی معافی چاہتے ہین -

چونکہ مولوی صاحب کی تحریرات تماشا مائل المتن نہین ہوا کرتین وہ برطبق حساب دوستان در دل - اپنے ذہن مین خصم کی بات کو فرض کر کے اسکا جواب دیا کرتے ہین - اور اسمین وہ لوگ جو اصل بات کو نہین دیکہتے پورا حظ و لطف نہین اٹہا سکتے اسلیے ہم اولاً مضمون تہذیب الاخلاق کا خلاصہ بیان کرتے ہین پہر مولوی صاحب کی تحریر کو معرض نقل مین لاوینگے

خلاصۂ مضمون تہذیب الاخلاق

مسلمان ریفارمر

نکتہ چینی کرنی غور کرکے بات سمجہنے سے بہت زیادہ آسان ہے - ہر شخص مین جس نے کسی معاملہ مین برسون غور و فکر کی ہو اور اس شخص مین جس نے فی الفور اس پر نظر ڈالی ہو زمین آسمان کا فرق ہے - ایک معمار مین جس نے نہایت غور و فکر سے ایک مکان کا نقشہ بنایا ہے اور ہر ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

در و دیوار و بلندی و پستی کی نسبت سمجھنے مین البتہ ایک مکان کی دوسرے
مکان سے مناسبت نکالنے مین ایک زمانہ دراز تک غور و فکر کی ہے اور اُس
شخص مین جس نے نقشہ پر نظر ڈالتے ہی اسمین نکتہ چینی شروع کی ہے نہایت
تفاوت ہے۔

ہمارے دوست ہم سے کہتے ہین کہ باوجودیکہ ہم اپنی قوم کے دُنیاوی اُمُور
رفاہ و فلاح و تہذیب و شایستگی مین کوشش کرنا چاہتے ہین تو پہر کیون مذہبی
مسایل کو بحث مین لے آتے ہین یہہ مسلمانون کا دل دُکہاتے ہین۔ وہ کہتے
ہین کہ دُنیاوی ترقی کے اسباب (جہانتک کہ غور کیجاتی ہے) حصول علم۔ اتفاق
قومی۔ راستبازی۔ امتیاز حقوق وغیرہ ہین ان امور کی مذہب اسلام مین کہین
ممانعت نہین بلکہ ترغیب ہے۔ مگر ہمکو افسوس ہے کہ باوجودیکہ ہمارے دوست
چاہتے تہے کہ مذہبی مسایل کو علیحدہ رکہین مگر خود اُنہون نے انہین چیزون کو
جنکو اسباب ترقی قرار دیا ہے مذہبی امور قرار دیدیا اور فرمایا کہ ان اُمُور کی مذہب
اسلام مین کہین ممانعت نہین بلکہ ترغیب ہے۔ مذہب کے رو سے ممانعت
نہ ہونے کے معنے یہہ ہین کہ مذہب کے رو سے جایز ہے اور ترغیب ہونے
کے یہہ معنے ہین کہ مذہب کے رو سے مستحب ہے پس وہ خود ایک ذراسی بات
مین بہی بحث مذہبی سے نہ بچ سکے۔ پہر وہ ہمکو نصیحت کرتے ہین کہ اگر فی الحقیقت
خیرخواہی قومی کا جوش ہے تو حصول علم کی ترغیب مین جسقدر منظور ہو تحریر کیجئے
تقریر کیجئے فن تجارت مین کتابین تصنیف کیجئے رسالہ جات طبع کرایئے فن
زراعت مین تدبیرین تعلیم کیجئے اہل فن کے تجربون کی صراحت کیجئے یہہ ایسے
اُمُور ہین کہ جن سے قوم کو عملی نفع پہنچیگا اور شکر گذاری کے ساتہہ
ہر شخص اپنے [illegible] کے وجود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بحث کر کے بے سبب اہل اسلام کے دل دکہائے جاوین یا حشر و نشر پر استدلال کر کے مسلمان بتائے جاوین اور ترغیب ترقی کا بہانہ کیا جاوے۔

ہم بہہ بھی نہایت خوشی سے اس نصیحت پر عمل کرنا چاہتے ہین مگر ہمارے دوست ہمکو بتا دین کہ انہین امور کی کوشش کرنے مین مذہبی بحث سے ہم کیونکر بچ سکتے ہین حقیقت یہہ ہے کہ ہمارا مروج اسلام جو اب ہماری تمام قوم کا اسلام ہے اس نے انسان کے ہر ایک فعل و قصد و ارادہ پر ایسی قیدین لگا دین ہین اور ایسی حدّین مقرر کر دی ہین کہ کوئی کام دنیا یا دین کا ایسا نہین رہا ہے جو بغیر مذہبی بحث کے شامل ہوئے بحث مین آسکے۔ پس یہہ کہنا کہ دنیاوی امور کی رفاہ و فلاح کے بحث مین مذہبی مسائل کو کیون لے آتے ہین غور سے پہلے نکتہ چینی کرنا اور سمجھنے سے پہلے فیصلہ کر دینا ہے۔

اسکے بعد آنریبل صاحب نے ان مذہبی قیدون اور بندشون کو بیان کیا ہے جو مسلمانون کو ترقی علم و تجارت و ملازمت سے مانع ہین

قیود موانع علم کے بیان مین کہا ہے کہ مسلمان فلسفہ۔ منطق۔ کلام کو حرام سمجھتے ہین انگریزی پڑہنے کو منع کہتے ہین۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ہیئت۔ علم تشریح ابدان۔ علم طبعی کو مخالف اسلام سمجھتے ہین۔

قیود موانع تجارت و ملازمت کے بیان کیا ہے مسلمان ہنڈی اور بیمہ کراتے بینک پر معاملہ بیع شرا طے کرتے سونے چاندی کی بیع مین بعوض صنعت مبیعہ زیادہ عوض دینے سود لینے دینے کو حرام جانتے ہین مفتی شرف الدین عالم مدراسی اور مولوی برہان الدین ہاشمی نے جو نہ سود کا فتویٰ دیا تہا جنکو سب نے کافر ٹہرایا تہا۔ شراکت کی صورتون کو ناجائز کہتے ہین۔ سرکاری نوکریون کو حرام سمجھتے ہین (اسکے بعد کہا ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانون کا زوال زوال مذہب سے ایسا جکڑ دیا گیا ہے کہ کوئی بات بھی مسلمانون کے حق مین بغیر مذہبی مباحثہ کے کہی نہین جا سکتی - بحث کی جاتی ہے کہ سر کے بال اسقدر رکہنے جائز اسقدر نا جائز - مانگ اس طرح پر رکہنی جائز اس طرح پر نا جائز ہے - موچہہ اتنی باریک کٹوانی واجب ہے یا بالکل استرے سے منڈوانی - بغلون کے بال استرے سے منڈائے جاوین یا اکہاڑے جاوین موچہہ قینچی سے کتروائی جاوے یا جاگو سے مسواک پر رکہہ کر کاٹی جاوے بالون مین کنگہی یکدفعہ کیجاوے سرمہ آنکہہ مین کیونکر لگایا جاوے ناک کے بال کیونکر اکہاڑے جاوین مسواک کس چیز کی کیجاوے - سر پر عمامہ کس وضع کا باندہا جاوے شملہ کس طرح اور کسقدر لنبا لٹکالا جاوے - کس رنگ کا ہو - کافرون کے ہان کا بنا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے یا نا جائز - کرتا کس قطع کا ہو تہبند کیسا ہو آزار پہننی جائز ہے یا نہین سوائے اسکے اور کسی قطع کا کپڑا پہننا کفر ہے یا نہین احجار کے سوائے اور کسی چیز سے استنجا جائز ہے یا نہین - کونسی وضع بیٹہنے کی جائز ہے کہانا کہانے مین ہاتہہ ٹیک کر کہانا مکروہ ہے یا نہین اونکڑو بیٹہہ کر کہاوے یا دوزانو یا التی پالتی مار کر - کس طرح لیٹے کس طرح پلنگ بچہاوے گدگدا بچہونا ہو یا سخت - کتنے پانی سے نہاوے کس قطع کا مکان بنانا جائز ہے اور کس قطع کا نا جائز کئے ہاتہہ سے زیادہ مکان کو بلند کرنا مکروہ ہے کن لوگون سے ملنا چاہئے کن سے نہ ملنا چاہئے کافرون سے صاحب سلامت حرام ہے یا نہین کافرون سے سچی دوستی و محبت امورات تمدن معاشرت مین کفر ہے یا نہین بس ہمارے احباب معترض بتاوین تو سہی کہ مسلمانون کی وہ کونسی بات ہے جو بغیر مذہبی بحث آئی طے ہو سکتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسکے بعد مسلمانون کا ابتدا مین بھی گھڑیان رکھنی انگریزی جوتا پہننے سے تبع کرنا ذکر کرکے فرمایا ہے۔

ہان اسقدر ہم اپنی تقصیر کا اقرار کرتے ہین کہ بعض ایسے مسائل پر بھی ہم نے بحث کی ہے جن پر بحث کرنی دنیاوی امور کے اعتبار سے چندان ضرورت نہ تھی مگر یہہ خاص ہمارے دل کی بات ہے دوسرا شخص اسکو سمجھہ نہین سکتا اسکا بیان کرنا مین کبھی پسند نہین کرتا مگر چونکہ اب اس امر نے ایک قومی امر کی مشکل پیدا کی ہے اسلئے اسکا بیان کرنا ضرور پڑا ہے۔

اس بیان کا ماحصل یہہ ہے کہ ہم چاہتے ہین مسائل اسلام مین ایسی غلط و بے اصل باتین بھی شامل ہین جنکے غلط و بے اصل ہونے پر وہ علوم شہادت دیتے ہین جنکو ہم دنیاوی ترقی کے لئے مسلمانون مین رواج دینا چاہتے ہین۔ پس اگر اُن مسائل کو دین اسلام سے خارج نہ کیا جاوے تو اُن علوم کی روشنی اور رواج سے مسلمانون کا مذہب اسلام سے خارج ہونا لازم آویگا اور یہہ امر قومی ترقی کے مخالف ہے۔ اسکے بعد فرمایا ہے۔

یہہ مشکل کچھہ مسلمانون ہی پر منحصر نہین ہے ہر مذہب سے برابر متعلق ہے خود عیسائی مذہب کو علوم نے اسقدر نقصان پہنچایا ہے کہ کسی چیز نے نہ پہنچایا ہوگا عیسائی علما نے اس نقصان کے رفع کرنے مین نہایت کوشش کی ہے اور کوشش کرتے ہین اگر وہ اپنی کوششون مین کامیاب ہونگے تو اپنے مذہب کو علوم کے صدمہ سے محفوظ رکھینگے ورنہ کسی طرح محفوظ نہین رکھہ سکتے جس زمانہ مین کہ مسلمانون نے علوم حکمت و فلسفہ یونان کی تحصیل پر توجہ کی اس سے مذہب اسلام ایسا صدمہ پہنچا کہ کسی مخالف سے بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہین پہنچا تھا علمائے علم کلام اس نقصان کے رفع کرنے پر متوجہ ہوئے اور جو کچھہ وہ کرسکے اُنہون نے کیا مگر اس زمانہ مین خیالی باتین زیادہ تہین اور ہر ایک شخص اپنے خیال کا تمغہ بناتا تھا اس زمانہ مین ہر ایک چیز کے لئے تجربہ و مشاہدہ شاہد موجود ہے جسکے مقابلہ مین کسی کا خیالی تمغہ کام نہین دے سکتا۔

یہی وجہ تہی کہ اگلے زمانہ کے علماء نے سوائے علم دین کے اور علوم کے پڑہنے پڑہانے کو حرام اور ممنوع قرار دیا تھا۔ اُنہون نے لوض اِسکے کہ روشنی مین جو چیزین دکہائی دیتی ہین اُنکی حقیقت بتا دین یہہ صلاح دی تہی کہ آنکہہ بند کر لو اور ان چیزون کو مت دیکہو مگر اُنکی یہہ تدبیر کارگر نہ ہوئی اور جن علوم کو وہ خارج کرنا چاہتے تہے وہ خارج نہ ہوسکے۔ عیسائی عالمون نے بھی ابتدا ابتدا مین اُن علوم کے مٹانے مین اور عیسائیون مین اُنکا رواج نہ ہونے دینے مین نہایت بے رحمیان اور سخت سخت تدبیرین کین مگر کچھہ کامیابی نہین ہوئی اور یورپ ہی جو مرکز عیسائی مذہب کا تہا مخزن اُن علوم کا ہو گیا۔

حال کا زمانہ اِس قدیم زمانہ سے زیادہ مختلف ہے اور اب کسی شخص کی قدرت مین نہین رہا ہے کہ اِن علوم کی شعاعون کو روک سکے بلکہ اگر کوئی اہل مذہب اُنکی روشنی مین اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرنے کے بدلے اُن علوم کے رواج کا مزاحم ہو تو علانیہ اِس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اِسکا مذہب علوم کی روشنی برداشت کرنے کے قابل نہین ہے مجھہ کو اِس بات کا یقین ہے کہ ٹہیٹ مذہب اسلام اُن نقصانون سے جو کسی مذہب کو علوم کی صداقت سے پہنچ سکتے ہین مبرا و پاک ہے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جسقدر نقصان بمقابلہ علوم کے اُنسین دکھائے دیتے ہین وہ ہمارے علما کے نقصان مین جو مذہب مین شامل ہوگئے ہین بہت لوگ ایسے ہین جو میرے اِس خیال کو غلط بتاتے ہین اور سمجھتے ہین کہ تمام مذاہب جن مین اسلام بھی داخل ہے اِس نقصانون سے مبرا نہین ہین مگر میرا یقین خواہ وہ صحیح ہو یا غلط یہی ہے کہ وہ مبرا ہے پس مین دیانتًا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ مین اُن باتون کو ظاہر کرون جن سے میرے دل مین اِس بات کا یقین ہوا ہے کہ مذہب اسلام اُن نقصانون سے پاک ہے جو کسی مذہب کو علوم کی صداقت سے پہنچ سکتے ہین اِن باتون کے ظاہر کرنے سے نہ میرا یہہ مطلب ہے کہ اُن مسایل کی کسی کو تعلیم دیجائے نہ یہہ مطلب ہے کہ لوگ اُنکو تسلیم کرین نہ اُنکے بیان کرنے سے کسی کا دل دُکھانا مقصود ہے نہ کسی سے مباحثہ قایم کرنا بلکہ خود دیانتًا جو مین اپنا فرض سمجھتا ہون اُسکا ادا کرنا مقصود ہے"

خلاصہ مضمون تہذیب الاخلاق تمام ہوا جسکے اتمام سے ریمارک بھی ختم ہوا۔ اب مولوی اُلفت حسین صاحب کی تحریر کو جو اِسکے جواب مین ہے نقل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گذارش بخدمت نیچری ریفارمر مدعی اسلام

ہر کسے ناصح برائے دیگران ناصح خود یافتم کم در جہان۔

انسٹیٹیوٹ علیگڈھ مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۸۰ء مین ایک مضمون تہذیب الاخلاق سے جسکی بہت کچھہ نکتہ چینی کی گئی ہے ہم بھی مانتے ہین کہ نکتہ چینی و خوردہ بینی و اعتراض تو [illegible] مناسب [illegible] شئے دیگر ہے لیکن یہہ ثابت کرنا کہ ایسا کرنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتا ہے یہہ دوسرا امر ہے - واقعی سوچ سمجھہ کر بات کہنی اور سرسری نظر ڈالنے مین زمین آسمان کا فرق ہے مگر اکیلے کی سوچ سمجھہ کیا اور ایک تنہا معمار کے غور و تفکر پر بہروسہ کرنا کیا - جبتک کہ کئی عقلین نہ ملین - ایک مستری جو کسی مکان کا تخمینہ کرے بمقابلہ چند مستریان راست و درست نہین سمجھا جا سکتا - اور ایک جج جو بدون اسیسرون اور وکیلون کی رائے سُنتے و سمجھنے کے مقدمہ تجویز کرے اُسپر اعتماد و وثوق نہین ہو سکتا ہے - جیسا کہ اُس جج کی رائے پر بہروسہ ہو سکتا ہے جو انکی رائے سُنکر حکم صادر کرے رائیون کا اختلاف بغیر مقابلہ کرنے بہت سی رائیون کے اور بدون تحقیق و تنقیح و بحث کے رفع نہین ہو سکتا اور بغیر ٹکرانے بہت سی عقلون کے اور بغیر مشورہ عُلما رود اناؤن کے رائے صحیح نہین سمجھی جاتی - اگرچہ اکیلا آدمی کوٹھی مین بیٹہہ کر کتنا ہی غور و تفکر کیون نہ کرے - آدمی کے لئے اور آدمیون کی عقلین آئینہ ہین - اور بغیر آئینہ کے اپنے چہرہ کا عیب و صواب معلوم نہین ہو سکتا - اسی واسطے جو لوگ اِس طرح کی تحقیق و تنقیح کی حقیقت سے بے بہرہ ہین وہ اِس فقرہ کو عمل مین لاتے ہین کہ خود را فضیحت و دیگر انرا نصیحت - حق یہہ ہے کہ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی - اِس مرحلہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے - سعدی نے سچ کہا ہے کہ علم بے بحث و مال بے تجارت نہ افزاید - تنہا قلم فرسائی اور کاغذ سیہ کرنا اور بات ہے - اور انصاف اَور چیز ہے - اِس تحریر مین رفارمر صاحب بہادر نے پہلے اول اِسپر زور طبع دیا ہے کہ ترقی قوم کی اُمور دُنیا مین بغیر بحث مسایل دینی کے نہین ہو سکتے - حالانکہ یہہ مقدمہ تنقیح طلب ہے - تحقیق یہہ ہے کہ اگر کرے تو بہت کچہہ ہو سکتی ہے - اور یون تو اُلجہاؤ کیا نہین ہو سکتا - ہزارہا آدمی بغیر دخل دیئے دین کے اُمور دُنیاوی مین ترقی کر رہے ہین - سینکڑون مدرسہ علوم دُنیاوی دُنیا مین ایسے قایم ہین اور لاکہون کتابین علم دُنیا کی ایسی تصنیف کی گئی ہین کہ اُن مین مسایل دین کی کچہہ بہی بحث نہین کتاب نظم الممالک جو خانصاحب کی توجہ سے مترجم ہو کر شایع ہوئی ہے

[illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک اُنہین مین سے مطبوع ہے - اور اُلجاؤ چاہو تو بہت کچہہ ہو سکتا ہے - فی الحقیقت ناصح مُشفق نے تو صحیح کہا تہا مگر ریفارمر صاحب ایسی کب سُنتے ہین - مزاج تغلب پسند ہے ہر بات مین اپنا مرغا جتانا چاہتے ہین - بہلا وہ کس کی بات ماننتے ہین - بہت دنون مین اب اب کر کے تو جواب دینا سیکہے ہین - پہر زبانِ قلم کیسی رُکے - اُس ناصح مہربان کی نصیحت کو اعتراض قرار دیتے ہین حالانکہ ہمدردی اُسکے قول سے ٹپکتی ہے - آیندہ ناصح ہمدرد کے قول پر ایک اعتراض لفظی و عبارت کا بہی جڑتے ہین - اگر کوئی اور ایسا اعتراض کرتا تو اُسپر مینڈہے لڑانے کی پہبتی کہتے - اور کٹہہ مُلّا و نیم طالب علم کی پہباتے - آپ فرماتے ہین کہ معترض بہی حدیث اطلبوا العلم کو پیش کرنے کی بدولت مذہبی بحث سے اِس ذرا سی بات مین نہ بچ سکے - سبحان اللہ کیا خوب یہان تو ناصح شفیق کو اِسقدر مذہبی بحث منظور ہی ہے - یہہ تو اُنہون نے خواہی نخواہی قصداً اتمام حجت شرعی کے لئے کہا ہے کہ تحصیل علوم کا مانع دین اسلام نہین بلکہ شرع مین بدلیل حدیث طلب علوم ترغیب پائی جاتی ہے - اِسپر آپکا اعتراض نہایت خوش فہمی کا نشان ہے - آگے جو آپ نے بابت تحصیلِ علوم علی العموم و علی الخصوص عُذرات پیش کئے ہین اور اُلجہاؤ ڈالے ہین وہ صاف طبیعت والا کی کجی سے ہین - جو اپنے بول بالا رکہنے کے لئے اکثر حضور کی مزاج تغلب استزاج مین ہے - مارنا ہو تو بلا اُٹہا دے - جو کام کرنا نہین ہوتا - حیلہ گر آدمی اُسکی وجوہ عُذرات ناحق کچہہ نہ کچہہ گہڑ لیا کرتا ہے - ؎ خوئے بدرا بہانہ بسیار - اور جو یا مین لکہی ہین اور عذر لنگ پیش فرمائے ہین وہ سب بالائی و مرجوح

✝ مین سمجہتا ہون کہ ناصح معترض کی غرض یہہ نہین ہے کہ مذہبی مسایل کا ذکر ہی نہ آوے بلکہ غرض اِس کی یہہ ہے کہ مسایل مسلمہ مذہبی کی بیخ کنی و تخریب نہ کی جاوے پس اگر معترض نے مذہب کی حمایت مین ایک حدیث کو جسکو وہ حدیث سمجہتا ہے پیش کیا اور اس سے یہہ امر ثابت کیا کہ اسلام و مذہب ترقی دنیا کا مانع و حارج نہین ہے تو اِس نے اپنی غرض کا کیا خلاف کیا - اڈیٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وخارج از بحث وکہنہ از کار رفتہ ہین۔ گڑے گوئے اُکہاڑتے ہین۔ گویا ناچار ہوکر چاہتے ہین کہ حال کے مسلمانون کو تو انگریزون مین بدنام کرین۔ اور خود سرخرو ہین تمام انگریزون کو ان مسلمانون سے (جو سب کچہہ پڑہتے لکہتے ہین۔ اور سب طرحکے پیشے وتجارت عرب وعجم مین براہ خشکی وتری کررہے ہین) حضورعالی بدگمان کرین۔ فقط ایک آپ لغیر علم خیرخواہ رہین۔ ورنہ یہہ سب ابحاث ماضیہ گذرچکے۔ مسلمانون کو یہہ باتین یاد بہی نہین چہ جائیکہ یہہ خیالات اُنکے مانع ترقی ہون۔ گذشتہ را صلوٰت اگر شروع مین کہین کہین یہہ ذکر آئے بہی تہے تو اُسیوقت وہ زائد باتین لپٹ ہوگئین بلکہ اُبہرنے بہی نہ پائین۔ بعض خواص تک بہی نہ پہنچین۔ اب اُنکا ذکر کیا۔ اُنہین دلون مین فیصلہ ہوگیا۔ ایک ایک بات کے دس دس جواب بہی ہوگئے۔ ترقی دنیاوی بند نہ ہوئی۔ اب اُن پُرانے قصیون کو یاد دلانا پُرانے عقلمندون کا کام ہے۔ یا غرض باطل اُنسے متعلق ہے۔

خاص خاص موانع اور وجوہ جو بیان کئے ہین اگرچہ وہ خارج از بحث ہین تسپر بہی کچہہ مفید مطلوب حضور نہین۔ یہہ وجوہ سب سرسری نظرسے درمیان مین لائے گئے ہین کوئی علم ادب کوئی علم تشریح کوئی جغرافیہ کوئی ہسٹری یعنے تاریخ ایسے نہین کہ اسلام معتبر قرآنی ومتواتر کے متضاد ومخالف صریح ہو۔ اِن علوم کو مذہب معتبر سے کیا علاقہ اور کیا بحث۔ ہان اگر آپ اسلام مروج اس اسلام جاہلانہ کا نام رکہین جو مہجور ومتروک ہے تو البتہ شائد کوئی گہڑی ساعت خوش ہوسکتے ہین۔ افسوس ایسی بیہودہ باتون کا ذکر ہی کیا جنکو مسلمان لغو سمجہتے ہین۔ اگر زغارم صاحب بہادر مسلمانون کی انہین نامسموع باتون کو سُنا سُنا کر بار بار دل خوش کرتے ہین تو بہت اچہے مصلح ہین۔ یہہ افادات ایسے ہین کہ شیر کے شکار کا تو نام اور گیدڑ مارنے کا کام۔ ازافادات پیرجی چہ عجب گرزمہ شناشید گفت باباں سنت۔ ناصح دل سوز تو عرض کرتا ہے کہ نفی وجود خدا کہ وخبر

© rasailojaraid.com

وغیرہ کی بحث ناحق نکالکر کیون مسلمانون کا دل دکھایا جاتا ہے - اور حضور اسکے جواب مین کن باتون کو لے دوڑے - کبھی بعض فقہا کے مسائل عجائب کو لے بیٹھے ہین - اور حسب عادت طفلی اُن پر خوب ہنستے ہین اور اسے خصم کا جواب صحیح سمجھتے ہین - کبھی مفسرون کی ذہنی احتمالی تفسیرون کو پیش کر کے دستاویز اپنی عقلمندی کی بناتے ہین - اور اس پیرایہ مین اپنی غلطیون کا عذر چاہتے ہین - اور دون کی رائیون پر قہقہہ لگاتے ہین - اپنی نیچری باتون کو خردمندی جانتے ہین - حالانکہ اُنسے زیادہ البعد ہین - تاویلات کا نام دوسرے کو لینے نہین دیتے - آپ سب سے زیادہ بڑہکر ایسی تاویلات دور دراز از قیاس والفاظ کرتے ہین کہ سوفسطائی بھی اس تحریر کے آگے دم بہرتے ہین - بہلا کہان تو اس بیچارہ ناصح معترض کا یہہ کہنا کہ وجود ملایکہ وحشر ونشر پر کیون بحث کرتے ہو - کہان یہہ مدعی اصلاح کا جواب کہ بعض مفسرین کی تفسیرین ایسی ہین - اور فقہا کے مسائل اس قسم کے ہین - ناصح قرآن اور متواترات کے موافق کہتا ہے - حضور متروکات و مخذولات سے مقابلہ کرتے ہین - کیا سمجھے کچہہ نہ کچہہ کہہ دیا - معلوم ہوا کچہریون مین سے ہی باتین حاصل ہوئین کہ پہلے اپنے دعوی کو مقدم رکہنا اور اُسپر کچہہ نہ کچہہ وجوہ چالاک وکیلون کی طرح گہڑے جانا واقعی انصاف اور چیز ہے - اور زبان آوری وشوخی قلم اور بات ہے - دنیا کے رشتہ ناطہ مین بھی تہذیب الاخلاق نے ایک ایسا مضمون چہاپا تہا - پہر رسالہ رد تبرا پر ایک تقریظ لکہی جسکا یہہ مضمون تہا کہ مذہب کو علیحدہ رکہہ کر سنی وشیعہ وغیرہ سلوک پیدا کرین اور ایسا کر سکتے ہین - اب جو ناصح نے اسی طرح کی بات سمجہائی کہ میان مذہب کو ایک طرف رکہہ کر فقط دنیاوی امور مین ترقی مسلمانان چاہو جسکا تمکو ادعا ہے اور تم تہذیب الاخلاق کی غرض ووجہ تسمیہ بیان کر چکے ہو - تو مضمون تقریظ رسالہ تبرا وغیرہ سب کو بہولکر یہہ لکہہ دیا کہ عوامی اسلام ترقی دنیاوی کا مانع ہے - اور وہان تبرا گوئی

---

† جسمین صاف کہا ہے کہ ... دنیا کا ایسا ... [illegible] ... نہین سکتا - دیکھو اشاعۃ السنۃ

© rasailojaraid.com

مانع محبت سُنی وشیعہ نہ تھی - حالانکہ ناصح مہربان اسلام عامی کا ذکر بھی نہین کرتا۔ وہ تو اصول کو لیتا ہے۔ اور مسائل قرآنیہ و متواترہ کا ذکر کرتا ہے۔ یہہ حضرت خواہی نخواہی اُلجھاتے ہین - اور بعض تفسیرین اور شاذ و نادر اقوال فروعی فقہا کا خیلہ حوالہ ابتلا کرنا وقف لوگون کو سناتے ہین بالفرض ہم نے مانا کہ علوم حال و متواترا اسلام مین اختلاف و تضاد بھی ہو تحقیق وثبوت تفسیر اور تاویل اپنی مراد و معتقدات کے ایسی صحیح و دلچسپ ہو کہ ماہران فن کا انصاف اُنکی داد دیگا اور وجدان سلیم کچھہ تو اُسے قبول کرے نہ مثل تفسیر سورۂ فیل محض اباطیل مین سے ہو۔

یہہ جو رفارمر صاحب نے فرمایا ہے کہ علوم حال نے عیسائی مذہب کو بھی بہت صدمہ پہنچایا ہے اسی طرح خوف ہے کہ وہ اسلام کو ضرر پہنچاوے - کمترین عرض کرتا ہے کہ علوم حال نے اگر زائد مذہب عیسائی کو نقصان پہنچایا ہے تو خیر ہمارے بھی زائد اسلام کو وہ شوق سے ڈہاوے ہمکو کچھہ جائے رنج نہین - ہم خود اسکو مدت سے ترک کر چکے ہین ہمارے محققین محدثین و عمدہ فقہا اُسکی تردید کر چکے - اور اُسے غیر ضروری وغیرہ صحیح ثابت کرتے چلے آتے ہین - اصول احادیث و علم رجال و علم درایت اسپر گواہ ہے - اگر تقریر نہ ہو میزان ذہبی و تصریح و موضوعات ابن جوزی و فہرست ملا مجلسی وغیرہ ملاحظہ فرماوین پس اس صورت مین فضول اسلام کے ڈہانے مین علوم جدیدہ ہمارے مددگار ہونگے چشم ما روشن دل ما شاد - اور اگر اصل مذہب عیسائی کو علوم حالیہ نے بگاڑا ہے تو عیسائی اُسکا صحیح علاج کرینگے اور ہم بھی اپنے عمدہ اسلام قرآنی و متواتر کا علاج کسی طرح سے نہایت انصاف و سچائی سے کرین نہ تاویلات بعیدہ و رکیک سے چنانچہ عیسائیون نے ملحدون اور نیچریون کا مقابلہ بڑی درستی کے ساتھہ کیا ہے کہ اکثر نیچرلسٹ لوگ اپنے حملہ سے پس پا ہوگئے - اور کہین نیچر کے پہلے مختار معنے چھوڑ کر اَور معنے لئے - کہین نیچر کی تفریق کین - اسی طرح اہل اسلام کو غور و فکر و انصاف و راستی سے کام لینا چاہئے

© rasailojaraid.com

نہ منہہ زوری و زبان درازی سے اگر یہہ بات ہے تو دیگر متکلمین و مجادلین و مکابرین و ماولین نے کیا قصور کیا۔ تمہارا طرز تحریر آجکل ایسا انگریزی طور پر ہے اُنکا عربی فارسی و دیسی طور پر ہے تم دو چار انگریزی لفظ مثل ہسٹری و لٹریچر لکھہ کر خوش ہوتے ہو اُنکی زبان عربی و فارسی مثلاً ہو گئی ہے **فیصلہ مختصر** جو کچھہ علوم جدیدہ ظاہر کرین اول اُسکو بخوبی دیکھا چاہئے کہ وہ نتیجہ ظنی ہے یا یقینی یا فقط توہم اور اُسکا ثبوت کیسا ہے۔ اگر یقینی درجہ کا ہے (حالانکہ ایسا بہت ہی کم ہے) تو البتہ قرآنی و متواتر اسلام کا مسئلہ مخالف قابل و تاویل و تبیین صحیح ہے نہ یہہ کہ فقط اِدہر اودہر کی سُنکر جھٹ آستین چڑہا اپنے متواترات قرآنی کو بدلنے بیٹھہ گئے اور تاویل و تسویل بلکہ تحریف معنوی پر جُہک کر دوسری طرح سے اُصول ثابتہ صحیحہ و قرآن کا خون کرنے لگے۔ اِس قول پر ہی اپنے پرائے سب ہنسینگے اور ہٹ دہرم بتائینگے۔ پہلے نادان و جاہل ہی کہتے ہونگے اب دیدہ و دانستہ غیر منصف جانینگے٭ اور وہی اسلام کی خرابی ہوگی۔ اگرچہ کچھہ طرز خرابی و کیفیت نقصان بدل جائے پہلے دس برس مین اسلام بگڑتا تو اب اِن فعلون سے دو چار دن مین بگڑتے دیری نہ لگیگی۔ حضور کو اِن نئی باتون کا جسقدر علم ہے وہ تو واقفین خوب جانتے ہین خوراک و

٭ یہہ خرابی ہوگی کیا؟ ہو گئی مخالفین اسلام خانصاحب کی تاویلات تکلف آمیز دیکھہ کر اسلام پر ہنستے ہین اور برملا کہتے ہین کہ اگر اسلام یہی ہے جو خانصاحب بیان کرتے ہین تو یہہ محض بناوٹی ہے امرتسر مین ایک آزاد منش جنٹلمین ناظرین و شائقین تہذیب الاخلاق سے ہین وہ تہذیب الاخلاق پڑہ کر اسلام پر ہنسا کرتے ہین۔

اُسی شہر مین ایک اور عیسائی صاحب پادری عماد الدین نامے ہین اُنہون نے بڑی تمہید سے اپنے رسالہ **تنقید الخیالات** مین کئی جگہہ ایسی باتین کہی ہین ایک جگہہ رسالہ اول کے شروع مین کہا ہے "اب وہ (یعنی آنریبل صاحب) اسلام کی مرمت کے درپے ہین تاکہ اُسکی شکست ریخت کو مرمت کرکے اُسی پائداری بخشین مگر یہہ بہی انہونی بات ہے اُنہون نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہہ کہ وہ اکثر حاکم و فلسفہ دان صاحب وقعت و وقار دُنیاوی ہین پس اُنکا قول ہی آپکی نظر مین مُوقر و مُعتمد ہے۔ اور غریب لوگون سے تو آپکو ایسے مباحث کا اتفاق نہین پڑا۔ یا واقفین طرفین و ماہرین اطراف سے بباعث بُعد مدارج نوبت گفتگو ہی نہین آئی۔ یا کسی سے آئی بھی ہو تو وہ حضور سے بلحاظ دُنیاوی دب گیا۔ یا خوشامد مین مر گیا پس ایسے امیرون کی جہل مرکب جانے کی کون صورت ہے۔ خیر عنقریب خدا ہی فیصلہ کرنیوالا ہے (رع) دگر تو می ندہی داد روز دادی ہست۔ وسیعلم الذین الخ۔ بھلا جب تک کوئی بات مخالف و مقابل قرآن و اسلام صحیح مثل وجود ملائکہ و آیات بینات بطور صحیح ثابت نہ ہو ایک دو مُلحد دہریئے کی مجذوبانہ بڑ یا شاعرانہ لہر پر اسلام صحیح ثابت یا قرآن متواتر سے باطن مین پھر جانا اور تحریف معنوی پر کمر باندھنی لینے چہ۔ آب ندیدن موزہ کشیدن چہ ضرور۔ اوّل علمی بات کو ثابت کرو۔ پھر تخالف و تضاد باہمی کو دیکھو۔ بعد ازان تاویل صحیح کرو جو ماہرین علوم حال و قدیم کے نزدیک کسیقدر تو مقبول ہو۔

جو مسلمان مثل شیخ بہاء الدین عاملی صاحب تشریح الافلاک وغیرہ گردش زمین کو جایز تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی دلیل اسکی بُطلان پر قایم نہین ہوئی وہ لوگ سما کو فقط بلندی کہتے ہین۔ اور ہر ایک ستارہ یا بُرج معہ لوازمات خود آسمان ہے اور اگر بخیال قدیم افلاک یا فلک الافلاک مان بھی لین تب بھی گردش زمین یا نظام بطلمیوس سے کچھہ بُطلان اسلام لازم نہین آتا۔ کُتب الہامی کا بیان ایسے امور مین حسب رویت ظاہری ہے۔ اسی طرح چشمہ آفتاب کا دلدل مین غروب ہونا۔ اسکی بھی تاویل ہے کہ بحر مغرب اطلانطک کے قریب جہان سکندر جا پہنچا بظاہر آفتاب غروب ہوتا ہے یہان اب بھی بولتے ہین کہ تارہ یا چاند بادل مین چھپ گیا۔ یا پہاڑ کے پیچھے ہو گیا۔ اس سے یہہ نہ سمجھو کہ وہ پہاڑ یا بادل کے اندر گھس گیا۔ غرض اُلجھانا اَور ہے اور سلجھانا اَور۔ رفارمر صاحب نہ اوہ اسلام کے مُصلح تو خود بخود ہو بیٹھے۔ مگر علم جدید فقط سُنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوشاک پر نہ جائیے۔ بس آپ جو کچھ کسی ملحد یا دہریئے سے سنتے ہین۔ جلد قرآن کی تبدیل پر طیار ہو جاتے ہین۔ یہہ بہی تقلید ہے بلکہ اپنون کی چہوڑ کر غیرون کی۔ ولایت مین بہت ایسی الہامات ہوتے ہین کہ فی سیکڑا ایک وصحت کو پہنچتے ہین۔ نبوت کا ہر سال دعوی ہوتا ہے چونکہ خاتم نبوت ہو چکے لہذا کسی کا دعوی نقش پذیر نہین ہوتا۔ سال گذشتہ مین ایک نبیہ ہو چکی ہین۔ چند برس گذرے کہ ڈاکٹرون نے مردہ جلانیکا حکم کیا تھا۔ پادریون نے بہت صحیح طور پر اسکو رد کا۔ جناب ہوتے تو ضرور فی الفور گڑہے مردے اکہڑواتے۔ بات یہہ ہے کہ ذہین نے علم اسی طرح جلدی کرتا ہے خصوصاً جبکہ اسے قلم کا لپکا اور میری بنے کا چسکا ہو آپکے دل پر ہر ایک باب مین (الا ماشاء اللہ) ایسی وقعت دہریون اور ملحدون کی بیٹہہ گئی ہے کہ دوسرا نظر مین جچتا ہی نہین۔ سبب

* نام تو مرمت کا لیا ہے لیکن جو کام کرنا شروع کیا ہے وہ مرمت نہین ہے بلکہ ایک اور بنیا دہے جسکو ہم ہرگز اسلام نہین کہہ سکتے۔"

اور ایک جگہ رسالۂ دوم مین کہا ہے "انہون نے تمام اصول اسلام ہی پہینک دیئے ہین جنپر اسلام کی بنیاد محمد صاحب نے قرآن مین قایم کی تہی + + + اور یہہ کام اس مراد سے کیا ہے کہ اسلام قدیم کے اصول وخیالات مخالفون سے شکست کہا چکے ہین لیکن جب وہ اس طرح کی الٹ پلٹ اسمین کرینگے تو مخالفون کے اعتراض اس جدید اسلام پر نہ ہونگے + + + میرے خیال مین اسلام قدیم کی نسبت اسلام جدید پر زیادہ تر سخت اعتراض واقع ہوتے ہین" پہر اسکی تفصیل بہت توہین سے کی ہے۔ اور ایک جگہہ رسالہ سوم مین کہا ہے (کہ آپ) "خانصاحب نبی کی تعریف مین صرف اخلاقی و روحانی علم کی قید اسلئے لگاتے ہین تاکہ نبی کی حد مین سے معجزہ یا پیشین گوئی کی طاقت کو ایسا خارج کرین کہ پہر کوئی عیسائی نہ کہے کہ حضرت محمد صاحب نبی نہین ہین اسلئے کہ کوئی معجزہ اور پیشین گوئی ظاہر کرنیکی انمین قدرت نہ تہی"

یہہ تو آنریبل صاحب کے عذرات (لواغت تاویل وتحریف) کا جواب ہے رہا جواب پادری صاحب کے الزامات کا سو ہم عنقریب ان رسائل کے ریویو مین دینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایڈیٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نیم تمام حاصل ہے - ہم انصاف سے کہیں گے کہ نہ بالکل قدیمی ہیں نہ سراسر حالی - بلکہ علوم
میں رائے میں طرز میں وضع میں کچھ کچھ قدیم رحال سے پُر ہیں اور کسیقدر خالی - اگر اور بھی
ذرا کسی مسلمان واقف عربیت کی ہی سنتے تو البتہ انگریزون اور ملحدون کے سُننے سُنانے
بحثون سے بھی فائدہ اٹھاتے - اب چونکہ خود جیسا جانتے ہیں وہ سب واقفین (نہ جاہلین)
خوب جانتے ہیں - بس دہریون کی ملحدون کی مانتے ہیں - کیونکہ گردش زمین میں
دلی کالج کے لوگون سے گردش میں آچکے ہیں - تب سے مطلق عام انگریزون کے ہی
معتقد محض ہوگئے ہیں - بعض طبایع ہی ایسے ہوتے ہیں کہ بغیر ٹکر لگے مانتے نہیں اور
ٹکرانے کے بعد پھر سنبھلتے نہیں - جیسے ایک دریائی بط چاند کے عکس کو مچھلی سمجھ کر بقصد
شکار حملہ کرتی تہی - کئی بار ایسا ہی کیا جب ثابت ہوا کہ یہہ دہوکا ہے تو پھر مطلق شکار
ماہی سے بھی باز آئی چونکہ پرانے وقت کی تہی اُسے مچھلی کے نئے شکار کی تمیز ہی نہ ہوئی
خطا معاف جنکو گرہ کی نہ ہو وہ ایسا ہی ہوتا ہے - اور آپکو تو ہم نے بارہا امور دینی و دنیاوی
میں آزمایا - ایسا ہی ذرا سی بات سُنکر رہتے جھگڑتے پایا - جہان کوئی ایک ذرا
سی وہابی بدعتی کی بات آئی بس فوراً قہقہہ لگایا - ٹھٹھون میں اڑایا - کبھی وہابیون کو
نیم کا کریلا بہت جلد بتایا - کبھی غیر مقلدون کو آسمان پر چڑھایا - ماشاء اللہ برق دم
ہیں - پہلے تو کبھی سُنی و شیعہ کی بحث آنکھہ کہولکر ہی نہیں دیکھی - تحفہ عزیزیہ و اجوبہ
شیعہ بھی نظر سے نہیں گذرے کیونکہ شیعون میں آپ نے وقعت دنیاوی ہی نہیں دیکھی
تہی اب بعض شیعہ کے پروہت ہی بلا وجہ فقط لطمع زر چندہ بن گئے - مباحث اسلام
و عیسائیان کچھہ دیکھے ہیں مگر افسوس یہہ ہوا کہ ہم سے یہہ مباحثات و جوابات کیون
نہ صادر ہوئے - ہماری قلم سے یہہ تحریر کیون نہ جاری ہوئی - کچھہ شروع میں ایسی
باتون کے درپے ہوئے اور تبئین الکلام وغیرہ میں بنظر اعجاز عیسوی کچھہ متصدی
معلوم ہوتے تہے غدر ۱۸۵۷ء پڑگیا - ادہر لگ گئے - خیر تبئین الکلام تو کچھہ چھپوا لی

© rasailojaraid.com

مگر پھر وہ خیال کہان - لاکھون کوس گئے - اسباب بغاوت و ملکی رائین شروع ہوئین
دُنیاوی ترقی جو پائی اوپر پڑ ہی - پھر تو ایسی جڑ ہی کہ سوائے نیچر بے معنی فقط اسلام
کا نام باقی رہا - اب خدا کرے کچھ اور ترقی ہو تو معلوم ہو کہ کیا ظاہر ہو - مذہبی ملج
مین تو فقط ایک ہی درجہ باقی رہ گیا ہے ++ - جو اُستاد ذکی و فرزند محمود کو حاصل ہے -
ایک امر ناگفتہ مین بھی حضور سے ایسی ہی غلطی و رجوع ظاہر ہوئی - غرض ایسے
متلون طبع بھی ہوتے ہین اور جہل مرکب ایسی ہی طبایع مین ہوتا ہے - رتبہ مقتضی سماعت و
قبولیت کا نہین ہوتا - بھلا اب کون ہے کہ جو حضور کو سمجھائے - ایک دو دفعہ کوئی ترّیاق الرحیم
کہتا بھی ہے تو اپنے سے کم رتبہ کی کیا مانین - سخن پروری خمیر مین ہے جو اُنکے جی
کیسی کہی - اُسپر قربان ہین - جہل مرکب کا یہہ ہی نشان ہے اگرچہ بعد تبیان تحقیق
مثال دینی کچھہ سرسری بات نہین لیکن جناب والا ذرا الٹیہ باتون سے مضمون کو بہت
رنگتے ہین اور غلط کو صحیح بتلاتے ہین لہذا فقیر بھی ایک مثل اس جناب کی اندیشہ
دور دراز پر لکھتا ہے کہ کسی نے اپنے ایک دشمن کہار سے کہا کہ کل تو اور تیرا بیٹا
لگار مین پکڑا جائیگا اور زبردستی کابل کی لڑائی مین بھیجا جائیگا - سُنا ہے کہ اُسنے
یہہ سُنکر اپنے فرزند جوان کو زہر دے دیا اور گُنبہ کو مار دیا اور فرہاد و لرا اپنی جان شیرین
دی دشمن کو خوب ہنسنے کا موقع ملا - واقعی ایسے زود باز جوشیلے آدمیون کو اکثر لوگ
ایسا ہی خراب کرتے ہین - مگر یہہ حرکت اُنہین سے سرزد ہوتی ہے جو کہ گرہ کی کم رکھتے
ہین - یا ہٹیلے و جوشیلے اکھڑ بات کی پیروی پر دیدہ و دانستہ اڑ نیوالے ہین - بھلا جبکہ
حضور تا ولایات بعیدہ سے اسلام کی شہ رگ کاٹینگے تو کیے گھڑی اسلام زندہ رہیگا
ملحد و دہریون نے نہ مارا - آپ نے مارا اور نیچریون نے چھری پھیری - مذہبی عیسائی
وغیرہ قہقہہ لگائینگے + کہ واہ مسلمان کیا جھوٹی بات بنانیوالے ہین - نیچر یہ کیا مین تابلیہ

+ ابھی سے لگا رہے ہین دیکھو حاشیہ صفحہ (۲۶۹) ++ وہ مرتبہ انکار وجود خدا ہے جو کہ نیچر لسٹ کو حاصل نہین ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہین - اور تاویلیہ ہی کیا بلکہ تسویلیہ و تحریفیہ - پہر پہرتے دیر نہین لگتی - معنے سے کیا الفاظ سے پہر جائین - جہری ہوکر گہڑی پہر عقل ہے تو کیا خدا سے پہر جائین سود کے جواز کا تو جناب نے ذکر کیا مگر اباحت شراب و مرغی مخنوقہ کا نام نہ لیا - اِس بغیر بہی سفر و سیاحت ممکن نہین جو تجارت کے واسطے ضروری ہے - خاص کر گوشت خنزیر جسکا مصلح شراب ہے یوروپ مین جانیکے لئے نہائیت مناسب ہے - غرض جناب والا نے اپنی مفید مفید باتین تو لکہہ دین جو غیر مصنون کا طریقہ ہے اور باقی چہوڑ دین - انکی اباحت کا مسکا پھندہ فتوی دینگے اور یہہ کہکے چہوٹ جائینگے کہ شروع مین فلان فلان باب سے بہی تو کچہہ ملا انکار کرتے تہے ایسی ہی شراب و کباب ہے - یہہ وہی مثل ہے کہ کسی شیعہ نے ایک رسالہ بنایا ہے کہ فلان عباسی کے وقت مین ایک شافعی سلطان نے مذہب حنفیہ پر بطور نقل بنظر ہجو نماز پڑہی - شراب انگوری سے وضو کی - دوبرگ سبز قرارت مین کہے - اسی طرح ہر ایک نے چار شخصون مین سے ایک دوسرے کے طریقہ پر نقلی نماز ادا کی کہ جس سے مذمت ظاہر تہی - اور اچہی باتون کو اُس نماز مین چہوڑ دیا - یہہ سب دغا و فریب کی طرز ہے - خود مطلبی محض جو ذہین و چالاک ہو اسی طرح کچہہ نہ کچہہ وجوہ جوڑ کر پیش کر دیتا ہے مگر حاکم مجوز جو سلجہا نیوالا ہوتا ہے اور جس نے سینکڑون مقدمات مین طرفین اور وکیل و مختارون کی بحثین سُنی ہین اور نہایت سنجیدگی و انصاف سے بے رو و رعائیت ہزارہا مقدمات کئے ہین وہ ایسے دمون مین نہین آتے - اور زبان کی تیزی و قلم کی چالاکی سے ہرگز دہوکا نہین کہاتے - بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ وہ دوسرے کی سنتے ہی نہین - انکو اتنی تاب ہی نہین کہ طرفین کے اظہار سُنین یا رو بکار پڑہین - پرائے کندہے بندوق چلاتے ہین - یہہ بات چند طرح پیدا ہوتی ہے بعض کا تو مذاق ہی مناسب نہین ہوتا - چنانچہ بعض انگریزون سے سُنا گیا ہے کہ قانون سے میری طبیعت مناسب نہین - واقعی جسکے راہبر کار سے مناسبت نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض کو مطلق نزاکت دماغ مانع ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اعتقاد اسکا موجب ہوتا ہے کہ ایک ہی بات اپنے معتقد علیہ کی تو پسند ہوتی ہے اور وہی بات یا ویسی بات غیر سے سننے کو دل نہین چاہتا۔ ایسے لوگون سے ان مقدمات مین فیصلہ ممکن نہین وہ حاکم اور جج ان امور مین نہین بن سکتے۔ اور ایک جگہہ تنہا مستری کیسا ہی غور کرے ایسا عمدہ کام نہین کر سکتا۔ جیسے چند مستری رائے متفقہ و مشورہ سے کر سکتے ہین۔ دوسرے مستری کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیسا ہے بعض ایسے احمق مستری خود رائی ہوتے ہین کہ ڈیڑہ اینٹ کی جدی ہی چُناتے ہین اور وہ بہی خراب۔

المختصر جو ناصح شفیق کی غرض تہی وہ تو آخر مین ماننی پڑہی لیکن یہہ عذر کہ وہ میری دلی بات ہے مین نہین کہتا کہ کوئی اُسے مانے الخ۔ یہہ سراسر بیجا ہے کہ اگر آدمی ایسے امور کے چہاپنے اور شور و غل اُٹہانے مین معذور سمجہا جائے تو ہر ایک کو ایک گنجایش اظہار حماقت کی ملے۔ ضلالت بڑہے۔ اپنے خیالی تکون کو اس طرح اکہڑ پنی کے ساتہہ چہاپنا اور پہر یہہ کہہ دینا کہ میرا مقصود اس سے فقط اظہار ہے یہہ بالکل دہوکا ہے اظہار ایسے خیالات متفردانہ کا اس طرح نہین کیا کرتے کہ سب کے خلاف نقارہ لمن الملک کا بجانا اور سب پہلے بچہاون کو توم مین ڈالنا۔ اور ملک مین دہوم مچانا۔ پہلے مشورہ کرتے ہین۔ اگر چہاپنا ہی منظور تہا تو بطور استفسار۔ نہ بطرز اصرار و انکار۔ اگر آپ کا اسیطرح اظہار تو تہارت روزانہ و شبانہ کا فرض ہے تو مسلمانون پر بہی آپکی تردید واجب ہے۔ کیا مزہ رہا۔ کیا لطف ہوا۔ ہان اس پیرایہ مین شاید کچہہ آپکی نیکنامی نیچری یورپین صاحبون مین ہو جاوے۔ کیونکہ وہ کہتے ہین کہ نیچر اور الحاد ایک ہے یہہ تو ابہی فقط بہانہ ہے کہ نیچر کے ساتہہ الہامی مذہب اسلام وغیرہ باقی رہتا ہے آگے رفتہ رفتہ حسب عادت یہہ معما بہی حل ہو جائیگا۔

راقم بندہ **الف**

اڈیٹر کہتا ہے اس تحریر مین جو مولوی صاحب نے رمز ظرافت کی ہے اسکو ہم

© rasailojaraid.com

پسند نہین کرتے ومعذالک بحکم (الوسواد علی البادی) اِسکا وزر وقصور آنریبل صاحب
(یعنے بوجھ اُسپر ہے جسنے پہل کی)
کے ذمہ پر سمجھتے ہین - انہون نے عام مسائل اسلام واہل اسلام کی ہنسی کی تواس کے
مقابلہ مین اپنی ہنسی کرائی -

ہم نہایت ادب کے ساتہہ آنریبل صاحب سے پوچھتے ہین کہ جن مسائل کو آپنے مسلمانون کے معائب یا مناقب مین شمار کیا ہے کیا وہ سبہی مسائل اہل اسلام کے مسائل ہین ؟

اگر وہ اِس امر کے مدعی ہین تو براہ مہربانی ہمکو یہہ بتادین کہ چاکو سے موچہین کاٹنا (جیسے کہ بعض ولایتی وحشی چاکو سے سر کے بال کاٹ لیتے ہین) مسلمانون کی کونسی مذہبی کتاب مین مذکور † ہے - اور اگر نہین ہے تو پہر اس وحشیانہ کام کو مسلمانون کے مسائل مذہبی مین شمار کرنا انکی اور انکے مذہب کی توہین نہین ہے - ؟

ظرافت کے علاوہ مطلب کی بات کا جواب جو مولوی صاحب نے متعدد مواضع مین مختلف پیرایہ مین دیا ہے اِسکا ماحصل یہہ ہے کہ اول تو ہٹلہ اسلام علوم وتجارت وغیرہ اسباب ترقی دنیاوی کا مانع نہین ہے اور اگر آپ اسکو مانع سمجھتے ہین تو آپ اسلام کے صرف اُن مسائل مین دست اندازی کرتے جو بزعم جناب علوم وتجارت وغیرہ علوم ترقی دنیاوی کے مانع تھے آپنے وجودِ ملایکہ وحشر نشر کو کیون ہاتہہ مارا - وجود ملایکہ کو ماننا یا حشر جسمانی پر اعتقاد رکہنا کونسے مسئلہ علم طبعی یا جغرافیہ یا ہسٹری یا ہیئت جدید یا تشریح الابدان یا اُصول تجارت کے مخالف تہا جسکے لحاظ وخوف مصادمت سے آپ نے انسے انکار کیا -

اِس قصور کو مانکر جو آپ نے اسمین اپنا یہہ عذر پیش کیا ہے کہ مین نے اُن مسایل مین اسلام کو طعن مخالفین سے بچانے اور اہل اسلام کو کفر وارتداد سے روکنے کے لئے

---

† حدیث اقصصہ لک علی سواک کو ہاتہہ نہ مارین اسمین چاکو کا ذکر نہین ہے - مسواک رکہہ کر زاید اور بڑہے ہوئے بال کتر لینا قینچی سے ہی ہوسکتا ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مداخلت کی ہے اُسکو مولوی صاحب نے مُدار بدتر از گناہ قرار دیا اور یہہ کہا ہے کہ اگر اسلام اپنی پہلی حالت مین ان مسائل کے سبب بزعم جناب دس برس مین بگڑتا تو آپکی مجوزہ و مُستبدلہ حالت مین وہ چار ہی دن مین بگڑ جائیگا آپکی تاویلات و تصرفات کو دیکھکر بہت لوگ جلد اسلام کو سلام کرینگے۔ حفاظت اہل اسلام و حمائیت اسلام کی تو وہی صورت ہے جو پہلے علماء نے اختیار کی ہے کہ مسائل اسلام کو بحال خود رکھکر علوم عقلی و فلسفی سے بلا تکلف انکی تطبیق و توفیق کر دے۔

اسکے جواب مین جو آپنے کہہ رکھا تھا کہ پہلے زمانہ مین خیالی باتین زیادہ تہین ہر شخص اپنے خیال سے تنگر بنا دیا کرتا۔ پس جیسے فلسفیون نے خیالی باتین بنائی ہوئی تہین ویسے علماء اسلام نے خیالی باتین بنا کر انکی باتین رد کر دین۔ اب اس زمانہ مین علوم جدیدہ کے مسائل پر تجربہ و مشاہدہ کی شہادت موجود ہے۔ لہذا اُنکے مقابلہ مین خیالی باتون سے مطلب نہین نکلتا۔ اور جبتک کہ مُرغ کی ایک ٹانگ نہ بتائی جاوے اور جو مسئلہ اسلام کا علوم جدیدہ کے مخالف ہو اُسکا سرے ہی سے انکار نہ کیا جاوے کام نہین چل سکتا۔

اسکا جواب مولوی صاحب نے صریح کوئی نہین دیا مگر وہ انکے پہلے جواب سے مفہوم ہوتا ہے وہ یہہ کہ وجود ملائکہ و حشر (جنمین آپ پر بیجا دست اندازی کا قصور لگایا گیا ہے اور آپ نے بھی اسکو مان لیا ہے) اس قسم ہی سے نہین ہے کہ انکو علوم جدیدہ کے تجربے و مشاہدے مزاحم ہون اور انکی موافقت کے لئے اہل اسلام کو کوئی خیالی یا واقعی بات بنانی پڑی ہی اسپر آپکا وجود ملائکہ کی نسبت تفسیر جلد اول کے صفحہ (۴۹) مین یہہ اعتراف کہ جس طرح انسان سے [illegible] تر مخلوق کا سلسلہ ہم دیکھتے ہین اسی طرح برتر مخلوق ہونے سے انکار کی کوئی دلیل نہین شاید کہ ہو صاف شاہد ہے اور مظہر کہ علوم جدیدہ کا کوئی مسئلہ اور کوئی تجربہ و مشاہدہ وجود ملائکہ کے مخالف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہین ہے۔

رہا حشر جسمانی (جس سے آپنے اب (لغد ہماری اس پیشین گوئی کے جو اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳ کے صفحہ ۲۷۰ مین ہم کر چکے ہین) تفسیر جلد دوم کے صفحہ (۹) مین انکار ظاہر فرمایا ہے سو بہی کسی مسئلہ علم طبعی یا ہسٹری یا جغرافیہ وغیرہ کے مخالف نہین ہے کیونکہ اِن علوم مین جہانتک بحث ہے وہ اسی عالم دنیوی سے متعلق ہے۔ عالم اخروی اور اُسکے حالات وکائنات سے (جس سے صرف انبیاء نے بذریعہ وحی خبر دی ہے) ان علوم کو نفیاً یا اثباتاً کچھہ بحث نہین ہے۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ وجود ملائکہ یا حشر جسمانی کو علوم جدیدہ کی مزاحمت کا کچھہ خوف نہین ہے۔ اور ان علوم کی روشنی و ترقی سے مسلمانون کے اُن مسائل سے منکر ہوجانے اور اسلام کو چھوڑ دینے کا کچھہ اندیشہ نہین ہے جیسا کہ اُن مسائل کے سبب مسلمانون کی تجارت وعلوم دُنیاوی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہین ہے۔ پہر آپ نے ناحق وبلاضرورت اُن مسائل مین کیون دخل دیا۔ اور مسلمانون کا دل دکہا کر کیون انکو اپنا دشمن بنا لیا (گو یہہ امر آپکے قصد وارادہ مین نہ ہوگا۔

اب اگر آپ کو قوم کی اصلاح وبہتری اور سچی رفارمری کا دعوی ہے تو آئندہ ایسے مسائل سے تعرض چھوڑ دین اور پچھلے کئے کرائے پر مسلمانون کے آگے معذرت وافسوس ظاہر کرین اور اپنی کوششون کو صرف انکی دنیاوی بہبودی مین منحصر فرماوین پہر دیکھین تمام ہندوستان کے مسلمان کس جوش واخلاص کے ساتھہ آپسے متفق ہوتے ہین۔ اس باب مین خاکسار بہی کچھہ اشاعۃ السنہ جلد ۲ و ۳ مین بضمن بحث مذہب ومعاشرت لکھہ چکا ہے جس [illegible] سل صاحب کے عذرات کا کافی جواب ہے۔ اُسکی تفصیل وتائید کا پہر بہی ارادہ ہے۔ خدا نے چاہا تو کسی آئندہ پرچہ مین یہ تفصیل بحث کیجاویگی۔ جس سے ناظرین کو یہہ بات بخوبی ثابت ہوگی کہ جن علوم (ہسٹری

✝ اور یہین … [illegible] … مقصود نہین اور نہ موہوم وہ اجسام کا … [illegible] … مراد ہے (تفسیر نمبر ۲ جلد سطر ۱۴)

© rasailojaraid.com